حضرت فضیل بن عیاضؒ

تحریر: عبدالرشید عراقی

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنے علم وفضل' زہد و ورع' تقویٰ وطہارت' خشیت الٰہی اور انابت الی اللہ کی وجہ سے زمرۂ تابعین میں ممتاز مرتبہ ومقام کے حامل تھے۔ ان کو جو مرتبہ ومقام حاصل ہوا اس میں سرفہرست ان کا زہد واتقاء تھا۔ ان کی پوری زندگی انابت الی اللہ کی صحیح تصویر تھی۔

فضیل بن عیاضؒ نے ایک مسلمان گھرانے میں جنم لیا۔ ابتداء میں ان کو سازگار ماحول میسر نہ آیا جس کی وجہ سے ان کی عادات بگڑ گئیں اور کچھ عرصہ بعد ایک رہزن اور ڈاکو کی حیثیت سے مشہور ہو گئے۔ مؤرخین نے اس کی تصریح کی ہے کہ ان کی ڈاکہ زنی کا اتنا چرچا تھا کہ خراسان کے آس پاس سے قافلے گزرتے ہوئے خوف کھاتے تھے۔

توبہ

ان کی زندگی میں کس طرح انقلاب آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کی توفیق کس طرح دی کہ وہ ایک ڈاکو سے ولی کامل بن گئے' اس کے بارے میں اربابِ سیر نے لکھا ہے کہ فضیل بن عیاض کو ایک لڑکی سے عشق ہو گیا تھا اور اس سے ملنے کی ہر وقت خواہش دل میں رہتی تھی اور پریشان بھی رہتے تھے' مگر خواہش نفس کی تکمیل کی کوئی سبیل پیدا نہیں ہو رہی تھی کہ ایک دن موقع پا کر لڑکی کے گھر کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہونا چاہتے تھے کہ پڑوس سے ایک آدمی کی زبان سے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت ہوئی: ﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ﴾ (کیا ابھی اہل ایمان کے لئے وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں؟)'' فضیل قرآن

مجید کی یہ آیت سن کر لرز گئے اور بے اختیار پکار اٹھے:

''اے اللہ! وہ وقت آ گیا ہے کہ میں اپنے معاصی سے نکل کر تیرے دامنِ رحمت میں پناہ لوں''۔

چنانچہ اسی وقت واپس ہوئے۔ رات کا وقت تھا' اس لئے ایک جگہ رات گزارنے کے لئے ٹھہر گئے۔ قریب ہی ایک قافلہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ اہل قافلہ آپس میں مشورہ کر رہے تھے کہ کب رختِ سفر باندھا جائے۔ کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ اس وقت سفر شروع کیا جائے اور کچھ لوگ اس پر بضد تھے کہ رات یہیں گزاری جائے اور صبح کے وقت سفر شروع کیا جائے' رات کا سفر اس لئے صحیح نہیں ہے کہ رات کو فضیل اسی راستہ پر ڈاکے ڈالتا ہے۔ فضیل نے قافلہ والوں کی یہ تمام باتیں سنیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ میں رات بھر معاصی میں غرق رہتا ہوں اور بندگانِ خدا مجھ سے ڈرتے ہیں۔ اُس وقت آپ نے صدقِ دل سے دعا کی:

اللّٰھم اِنّی تبتُ الیک وجعلتُ توبتی مجاورۃَ البیتِ الحرام

''اے اللہ! میں تیری طرف پلٹتا ہوں اور اس توبہ کے بعد اپنی زندگی تیرے محترم گھر کی خدمت کے لئے وقف کرتا ہوں''۔(۱)

کوفہ روانگی

صبح ہوئی تو حضرت فضیل نے کوفہ کا رختِ سفر باندھا۔ کوفہ آ کر وہاں کے ائمہ حدیث وفقہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ پھر حسب وعدہ مسجد الحرام کو اپنا مسکن بنایا اور اسی کے سایہ میں اپنی زندگی بسر کر دی۔(۲)

اساتذہ وتلامذہ

حضرت فضیل بن عیاض نے جن نامور ائمہ حدیث وفقہ سے استفادہ کیا ان کے نام یہ ہیں:

امام اعمش، سلیمان التیمی، منصور بن معمر' حمید الطّویل' یحیٰ بن سعید الانصاری' محمد بن اسحاق اور سفیان ثوری وغیرہم (۳)

تلامذہ میں سفیان بن عیینہ' عبد اللہ بن مبارک اور امام احمد بن ادریس شافعی مشہور ہیں۔ (۴)

اعترافِ عظمت

حضرت فضیل بن عیاض کے علم وفضل' حفظ وضبط' عدالت وثقاہت' امانت و دیانت' ذکاوت وفطانت' تقویٰ وطہارت' زہدوورع اور خشیت الٰہی وانابت الی اللہ کا اربابِ سیر اور ائمہ حدیث وفقہ نے اعتراف کیا ہے۔ محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ فضیل بن عیاض ثقہ وثابت تھے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

''فضیل بن عیاض کی توثیق پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے' وہ صحیح الحدیث اور صدوق اللسان تھے۔ ان کی روایات صحیح اور سچی ہوتی تھیں''۔ (۵)

زہد واتقاء ان کے صحیفۂ زندگی کا تابناک باب ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک' جوخود زہد و اتقاء میں ضرب المثل تھے۔ ان کا بیان حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں درج کیا ہے کہ:

''فضیل بن عیاض اس زمانہ کے سب سے زیادہ متقی آدمی تھے اور میرے نزدیک زمین پر اِس وقت ان سے زیادہ افضل آدمی کوئی دوسرا نہیں ہے''۔ (۶)

خلیفہ ہارون الرشید عباسی کہا کرتے تھے:

''علمائے کرام میں امام مالک بن انس سے زیادہ بارعب اور فضیل بن عیاض سے زیادہ متقی اور صاحب ورع میں نے نہیں دیکھا''۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے جو کچھ کہا تھا وہ سنی سنائی بات نہیں تھی' بلکہ اس کا اپنا ذاتی تجربہ تھا۔

حافظ عبدالرحمٰن بن علی جوزی صفوۃ الصفوۃ میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید نے حج کے زمانہ میں منیٰ میں حضرت فضیل بن عیاض سے ملاقات کی اور ان سے کچھ نصیحتیں کرنے کی درخواست کی۔ حضرت فضیل بن عیاض نے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رعایا پر ظلم وستم نہ کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں ہارون الرشید نے آپ سے پوچھا: کیا

آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟ فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ ہاں میرے ربّ کا قرض میرے اوپر ہے جس کا وہ محاسبہ کرے گا۔ ہارون الرشید نے کہا کہ میں بندوں کے قرض کے بارے میں سوال کر رہا ہوں۔ حضرت فضیل نے جواب دیا: میرے اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم مجھے نہیں دیا۔ میرے اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تنہا اس کو معبود سمجھوں اور اسی کی اطاعت کروں۔ پھر قرآنِ مجید کی یہ آیات پڑھیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۞ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ۞ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۞﴾ (الذاریات:٥٦ تا ٥٨)

''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں' نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں' توانائی والا اور زور آور ہے۔''

ہارون الرشید نے ایک ہزار دینار پیش کیے اور کہا ان کو قبول کیجئے اور اپنے اہل وعیال کے مصرف میں لائیے۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا: سبحان اللہ! میں آپ کو نجات کا راستہ بتاتا ہوں اور آپ اس شکل میں بدلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں! اس کے بعد خاموش ہو گئے۔

مجلس برخاست ہوئی تو ہارون الرشید اپنے مصاحبوں کے ساتھ واپس آ گیا اور مصاحبوں سے مخاطب ہو کر کہا: ''فضیل بن عیاض واقعتہً سید المسلمین ہیں''۔

ذکرِ الٰہی اور قرآن مجید سے شغف

حضرت فضیل بن عیاض کو قرآن مجید سے بہت زیادہ شغف تھا' اس لئے کہ قرآن مجید کی ایک آیت نے ان کی کایا پلٹ دی اور وہ ایک رہزن سے ولیٔ کامل بن گئے۔ آپ قرآن مجید کی بہت زیادہ تلاوت فرماتے اور اس میں غور وفکر کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

''جب قرآن مجید کی آیات سنتے تو اُن پر خوف وغم کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی

اوران کی آنکھیں اس طرح آنسو بہاتی تھیں کہ دیکھنے والوں کو اُن پر رحم آتا تھا''۔(۷)

حافظ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ ایک بار امام احمد بن حنبل حضرت فضیل بن عیاض کی ملاقات کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور ان سے ملاقات کی اجازت چاہی، لیکن آپ نے اجازت نہ دی۔ امام احمد بن حنبل کے ساتھ اور آدمی بھی تھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اگر حضرت فضیل بن عیاض قرآن مجید کی آواز سن لیں تو مکان سے باہر آجائیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی نے بلند آواز سے سورۃ التکاثر کی تلاوت شروع کر دی۔ حضرت فضیل نے جب قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنی تو فوراً مکان سے باہر تشریف لے آئے۔ اس وقت ان کا یہ حال تھا کہ زاروقطار رو رہے تھے اور داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔(۸)

وفات

محرم ۱۸۷ھ میں انتقال کیا۔ عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔(۹)

زریں اقوال

حضرت فضیل بن عیاضؒ کے اقوال حافظ ابن کثیر نے ''البدایہ والنہایہ'' میں اور علامہ ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں درج کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''دوسروں کے دکھاوے کے لئے کوئی عمل کرنا شرک ہے اور دوسروں کی وجہ سے کوئی عمل چھوڑ دینا ریا ہے، اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں سے محفوظ رکھے''۔

حواشی

۱) تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۲۹۵
۲) تاریخ ابن خلکان، ج ۲، ص ۱۵۸
۳) البدایہ والنہایہ، ج ۱۰، ص ۱۹۸
۴) تہذیب الاسماء، نووی، ج ۲، ص ۵۱
۵) تہذیب الاسماء، نووی، ج ۲، ص ۵۱
۶) تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۲۹۵
۷) تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۲۹۵
۸) صفوۃ الصفوہ، ج ۲، ص ۱۳۵
۹) تبع تابعین، ج ۱، ص ۳۰۴